بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر: رحمت اللہ خان شاکر — یوم پنجشنبہ

جلد ۳۱	۲۸ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش	۲۱ ماہ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ	۲۸ ماہ جنوری ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ ماہ صلح ۱۳۲۲ ہش۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔

کل میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب کی لڑکی کے رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۲۱ محرم الحرام ۱۳۶۲ھ

ہندوؤں اور سکھوں کے تعلقات پر ایک نظر

گذشتہ پرچہ میں ہندوؤں اور سکھوں کے باہمی تعلق پر کسی قدر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور جیسا کہ اس مضمون میں وضاحت کر دی گئی ہے۔ ہم ان دونوں قوموں میں اتحاد کے خلاف نہیں ہیں۔ اور نہ کوئی سمجھدار انسان ملک کی دو اقوام میں اتحاد کی مخالفت کر سکتا ہے لیکن چونکہ اس اتحاد کی بنیاد غلط باتوں پر رکھی جا رہی ہے۔ اس لئے ان کی اصلاح ضروری ہے جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ سکھ گورو صاحبان کے احکام کے مطابق ہندوؤں اور سکھوں میں تمدنی تعلقات قائم نہیں ہو سکتے اس کے علاوہ تاریخ شاہد ہے کہ ہندو سکھ گوروؤں کی ہمیشہ مخالفت کرتے رہے جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وُہ ان کو اپنے میں شامل نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ ایک الگ مذہب اور الگ قوم سمجھتے تھے۔ حتیٰ کہ سکھوں کے وجود کو اپنے لئے موجب خطر یقین کرتے تھے۔ اس بارہ میں چند تاریخی شواہد پیش کئے جاتے ہیں۔

گور پرتاپ سورج گرنتھ میں لکھا ہے۔ کہ ایک مرتبہ اکبر لاہور آیا۔ تو ہندوؤں نے اس کے پاس شکایت کی۔ کہ گوئندوال میں ایک گورو امر داس ہوا ہے جس نے ہمارے تمام مذہب کو بدل ڈالا ہے۔ آپ ہمارے اور ہمارے مذہب کے محافظ ہیں۔ اس لئے اس کو روکیں۔ اکبر نے جواب دیا۔ کہ میں جب تک دوسری طرف کی بات نہ سُن لوں فیصلہ نہیں دے سکتا۔ اس پر اس نے گورو امر داس صاحب کو لکھا۔ کہ آپ کے خلاف بہت سے ہندوؤں نے شکایت کی ہے۔ اس لئے آپ یا آپ کا کوئی نمائندہ آکر جواب دے۔ گورو امر داس صاحب نے رام داس جی کو بھیجدیا (جو بعد میں سکھوں کے چوتھے گورو ہوئے ہیں) رام داس جی نے تمام اعتراضات کے جواب دیئے۔ نمبر دار ہوشیار سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ جب اکبر نے جواب سُنے۔ تو کہا کہ یہ مذہب کا معاملہ ہے۔ ہم اس میں دخل دینا پسند نہیں کرتے میں ان کے خیالات کو بہت پسند کرتا ہوں۔ (اتہاس سکھ گورو صاحبان صفحہ ۱۵۳)

گورو ارجن صاحب کے زمانہ میں "جب ۱۶۴۹ سنہ بکرمی میں اکبر بادشاہ لاہور آیا۔ تو قصبہ وٹالہ ضلع گورداسپور میں دیوان چندو لال نے یہ کہا۔ کہ گورو ارجن صاحب نے جو کتاب تصنیف کی ہے۔ اس میں مذہب اسلام کا بہت ہتک کیا ہے اور پیغمبران خدا کی بُرائی لکھی ہے۔ تب بادشاہ نے گورو ارجن صاحب کو معہ گورو گرنتھ صاحب کے بلا بھیجا جس پر وُہ کسی خاص وجہ سے تشریف نہ لے جا سکے۔ مگر بھائی گورداس جی اور بابا بڈھا اپنے سیوکوں کو گورو گرنتھ صاحب کے ہمراہ بھیجدیا"۔ بادشاہ نے ان سے کہا۔ کہ گرنتھ صاحب پڑھ کر سُنائیں۔ جب ایک جگہ سے پڑھا گیا۔ تو چونکہ اس میں کوئی قابل اعتراض بات نہ تھی۔ چندو لال نے کہا کہ یہ جگہ سکھوں نے حضور کو دکھانے کے لئے پہلے سے نکال رکھی ہوئی تھی۔ اس پر بادشاہ نے خود ایک جگہ سے ورق الٹائے۔ اور وہاں سے سُنا۔ پھر بھی کوئی قابلِ اعتراض بات نہ پائی گئی۔ تو پھر چندو لال نے کہا۔ کہ اس کتاب میں بُت پرستی کو بہت اچھا لکھا ہے اس پر بادشاہ نے پھر ایک جگہ سے سُنا مگر کوئی اعتراض درست نہ پایا۔ اور ۵۱ اشرفی بطور نذرانہ گرنتھ صاحب پر چڑھایا۔ اور ایک قیمتی خلعت گورو ارجن صاحب کے واسطے دے کر گورداس جی اور بابا بڈھا کو واپس کیا۔
تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۴۱۹۔

پھر گورو گوبند سنگھ صاحب کے زمانہ میں کہ جو در اصل موجودہ سکھ ازم کے وجود میں آنے کا زمانہ ہے ہندوؤں نے گورو صاحب کی سخت مخالفت کی۔ بلکہ لکھا ہے کہ "راجہ بھیم چند کھلور یہ چند پہاڑی راجاؤں کو لے کر بادشاہ اورنگ زیب کے پاس جا کر فریادی ہوا۔ کہ سکھوں کے گورو گوبند سنگھ نے ہم لوگوں کو تباہ کر دیا ہے اس کے پیرو لوگ ہمارے ملک کو لوٹ کھسوٹ کر برباد کر رہے ہیں۔ اور ایسا زبردست شخص ہے۔ کہ جس کا بیان نہیں۔ ہم لوگوں نے کئی مرتبہ اس پر چڑھائی کی۔ مگر ہر بار ناکامیاب رہے۔ اپنی طاقت کو روز بروز بڑھاتا جاتا ہے۔ کئی ایک قلعہ بنا لئے ہیں۔ اور فوج بھرتی کرتا جاتا ہے۔ تمام ملک پنجاب اس کا مرید ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کی عام تعلیم جنگ کی پیروی میں ہوتی ہے اگر ابھی سے اس کا کچھ تدارک نہ ہوا۔ تو پھر سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ بلکہ یہ شکایت کی گئی۔ کہ گورو گورو گوبند سکھوں کا ایک نیا مذہب ایجاد کر کے فوج بھرتی کرتا جاتا ہے۔ شاہانہ لباس رکھتا ہے۔ اور اپنے آپ کو سچا بادشاہ مشہور کرتا ہے۔ سارے ڈکیت اور رہزن لوگ اس کے مذہب کے پیرو ہو گئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۵۵

ان حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں بنیادی اختلافات ہیں سکھوں کی پیدائش کے زمانہ میں بھی ہندوؤں نے ان کو کبھی اپنے میں شامل نہیں سمجھا بلکہ ہمیشہ مخالفت پر آمادہ رہے۔ اس میں شک نہیں کہ بعض سکھ کتب میں کچھ باتیں ایسی بھی ملتی ہیں جن سے ہندوؤں کے ساتھ سکھوں کا قرب ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ سب بعد میں ہندوؤں نے ملا دی ہیں جیسا کہ بھگوتی پر بودھ صفحہ ۱۳ پر لکھا ہے کہ "جتنی من مَتیں ہندو دھرم پرچار کے لئے ضروری تھیں وُہ تمام خالصہ پنتھ کی تاریخ میں ہندوؤں نے کسی نہ کسی ڈھنگ سے شامل کر دی ہیں"۔ مشہور سکھ ہسٹورین سردار کرم سنگھ صاحب بعض ایسے حوالہ جات جو جنم ساکھی میں اسلام کے خلاف شامل کئے گئے ہیں پیش کر کے تحریر فرماتے ہیں "معلوم ہوتا ہے کہ یہ جنم ساکھی اورنگ زیب کے پچھلے زمانہ میں سکھوں کو مسلمانوں کے ہاتھوں سے تنگ کرانے کے لئے لکھی گئی ہے"

سکھوں کے ساتھ ابتدائی زمانہ میں ہندو کیا سلوک کرتے رہے ہیں۔ اس کے متعلق بابو تیجا سنگھ صاحب لکھتے ہیں کہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے وعدوں کی آخری میعاد ۳۱ جنوری ہے تمام جماعتوں اور افراد کو یہ تاریخ یاد رکھنی چاہیئے۔ اور اس سے پہلے پہلے سالِ نہم کے وعدے میرے نام پر یا تحریک جدید کے دفتر میں بھجوا دینے چاہئیں۔

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

یوم وقارِ عمل

ہمارا بائیسواں یوم وقار عمل قادیان میں مورخہ ۲۹ صلح بروز جمعۃ المبارک منایا جائیگا انشاء اللہ کام ٹھیک ساڑھے نو بجے باب الانوار سے قادر آباد کو جانے والی سڑک پر شروع ہو جائے گا۔ خدام وقت کی پابندی سے شامل عمل ہونگے۔ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ انصارِ قادیان سے مستدعی ہے۔ کہ وہ بھی ٹھیک وقت پر تشریف لے آئیں۔ اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک تحریک میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے نیک نمونہ سے نوجوان خدام کی راہنمائی فرمائیں۔ جمعہ کے روز (۱) دکانیں بند رہیں گی (۲) بلا رخصت حاصل کرنے کے کوئی دوست غیر حاضر نہیں ہوگا۔ (۳) ایک روز قبل سفر کرنے والے احباب دفتر مرکزیہ سے اجازت نامہ حاصل کریں گے۔

احباب ٹھیک وقت پر مقام عمل پر تشریف لے آئیں۔ تا نماز جمعہ کے لئے انہیں اچھے وقت پر فارغ کیا جا سکے۔ خاکسار ناصر احمد مہتمم شعبہ وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ

تحریک جدید کی اہمیت

تحریک جدید سال نہم کے وعدوں کا تازہ خطبہ احباب کو پہونچ رہا ہے۔ یہی خطبہ ۲۹ جنوری کے جمعہ کے دن سنایا جانا نہایت ضروری ہے۔ مگر اس خیال سے کہ ۲۹ جنوری کو سنایا جائے گا۔ کارکن ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھ نہ رہیں۔ بلکہ خطبہ ملتے ہی مسجد میں پانچوں نمازوں کے اوقات میں یہ خطبہ سنایا جائے۔ تا سب دوستوں کو تحریک جدید کی اہمیت۔ ضرورت اور اس کے اعلےٰ اثرات کا علم ہو جائے۔ اور وہ اپنے چندوں میں نمایاں اور خصوصیت سے زیادتی کے ساتھ وعدے کریں۔ اور زیادہ سے زیادہ یکم فروری کو اپنا وعدہ ڈاک خانہ میں ڈال دیں۔

دوست اچھی طرح ذہن نشین کرلیں کہ موجودہ دور جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دور ہے۔ یہ بھی ایک عظیم الشان دور ہے۔ اور اس کے کاموں کا اثر قیامت تک باقی رہنے والا ہے۔ اس لئے جو شخص آج اس دور کے کسی اہم کام میں حصہ لیتا ہے۔ اور اپنی طاقت اور وسعت کے مطابق قربانی کرتا ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے بہت بڑا اجر پانے کا مستحق ہے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

احمدیہ کیلنڈر

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہجری شمسی تقویم کے مطابق کیلنڈر تیار ہے۔ اور اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ اسے احمدی احباب نہ صرف خود استعمال کر سکیں۔ بلکہ دوسروں میں بھی شائع کر سکیں۔ باوجود گرانی اور کاغذ کی نایابی کے اسے شاندار طور پر طبع کیا گیا ہے۔ احباب ضرور منگوائیں۔ اس کیلنڈر سے کم سے کم کوئی احمدی ادارہ۔ مسجد اور گھر خالی نہ ہونا چاہیے۔ سہولت کے لئے سنہ عیسوی اور سرکاری رخصتیں بھی شامل ہیں۔ نیز ہجری قمری بھی درج کی گئی ہے۔

قیمت فی کیلنڈر صرف چار آنے (۴) بغیر چھپٹی کے تین آنے (۳) ایک روپے کے پانچ۔ چار یا چار سے زائد کیلنڈر کے خریدار کو محصول ڈاک معاف۔ چھپٹی والے کیلنڈر کا محصول ڈاک فی سنہ تین پیسے اور بغیر چھپٹی کے دو کے تین پیسے (مہتمم نشر و اشاعت قادیان)

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مستعد کلرکوں کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دو مخلص محنتی اور مستعد کارکنوں کی ضرورت ہے۔ جو کلرک کا کام کر سکیں۔ تنخواہ بیس روپے سے پچیس روپے تک حسب لیاقت ہوگی۔ جو نوجوان اس کام کے لئے تیار ہوں۔ وہ اپنی درخواستیں جلد از جلد مقامی قائد اور پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ دفتر مرکزیہ کو بھجوا دیں۔ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

عزت افزائی:۔ (۱) میرے فرزند اکبر ڈاکٹر بدر الدین احمد۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کے ماتحت فوج میں بھرتی ہو گئے ہیں۔ اور گورنمنٹ نے ان کو کپتان کا رینک دے کر افریقہ میں ہی مصر کے محاذ پر متعین فرما دیا ہے۔ ان کا ایڈریس درج ذیل ہے

Captain. B. D. Ahmad I.M.S. 15 I.G.H. M.E.F.

احباب ان کے لئے دعا فرمائیں۔ (خاکسار) فرزند علی عفی عنہ (ناظر بیت المال)

(۲) ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب احمدی ڈسٹرکٹ اسسٹنٹ سرجن کو حکومت نے سال نو کے اعزازات میں O.B.E. کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ اور تین پشتوں تک مبلغ ۶۰ روپے ماہانہ انعام بھی عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خاکسار محمد الطاف امیر جماعت احمدیہ مردان

گمشدہ بستر:۔ ۱۲-۲۴-۱۳ کو بھاگلپور سے قادیان کو جب معہ عیال آتے ہوئے امرتسر ۱۱ بجے کی دیگر ٹرین میں اترا تو میرا بستر تھرڈ کلاس کے زنانہ کمرہ میں رہ گیا۔ جس پر م۔ م۔ حنیف احمدی نام کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ بستر دری کے اندر چمڑے کے بستر بند سے بندھا تھا۔ اور اس میں دو لحاف ایک تکیہ۔ دو چادریں۔ تین بچھونیاں اور ایک گٹھڑی بچوں کے کپڑوں کی تھی۔ جس صاحب کو پتہ لگے مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔ خاکسار قریشی محمد حنیف قمر آنریری مبلغ اڑیسہ۔ حال محلہ دار الانوار قادیان

درخواست ہائے دعا:۔ اہلیہ صاحبہ چودھری فتح محمد صاحب راولپنڈی کی صحت اچھی نہیں ہے (۲) عبد الحفیظ خان صاحب سلطان پورہ لاہور کی ماموں زاد بہن بشریٰ بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے (۳) شیخ فضل حسین صاحب بوٹ مرچنٹ قادیان کی لڑکی عرصہ چھ ماہ سے بیمار ہے (۴) ڈاکٹر احسان علی صاحب قادیان کا چھوٹا لڑکا گردن توڑ بخار سے بیمار ہے (۵) ڈاکٹر خداداد خان صاحب کی لڑکی چھت سے گر گئی ہے نیز ان کا لڑکا بعارضہ بخار بیمار ہے۔ سب کے لئے دعا کی جائے۔

دعائے مغفرت:۔ بندہ کے چچازاد بھائی مولوی غلام محی الدین صاحب مرحوم کی لڑکی نیک بی بی اپنے گاؤں موضع فقیریاں (علاقہ میانہ گوندل ضلع شاہ پور) انتقال کر گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ جلسہ سالانہ پر اپنے بڑے لڑکے غلام محمد کے ہمراہ قادیان آئی تھی۔ یہاں بیمار ہو گئی۔ اور واپس گھر جا کر جلدی فوت ہو گئی۔ مرحومہ بہت مخلصہ احمدی تھی۔ اس کا خاوند اور دوسرے گھر والے سخت مخالف تھے اور احمدیت کی وجہ سے اس کو سخت تکلیف بھی دیتے تھے۔ مگر اس کو کسی کی مخالفت یا ایذادہی کی پروا نہ تھی۔ باوجود ان کی عداوت کے وہ جلسہ سالانہ پر بھی کئی مرتبہ قادیان آئی۔ اور آخری بار بھی اپنے دیار محبوب کی زیارت کرکے اپنے حقیقی مولےٰ سے جا ملی۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو جنت فردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور اس کی اولاد کو اس کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ اور مخلص احمدی بنائے آمین ثم آمین احباب سے التماس ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد فراہمی گندم کے متعلق

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

قادیان میں باوجود فصل پر کافی مقدار گندم خریدنے کے بعض لوگوں کو گندم نہ ملنے کی دقت پیش آرہی ہے۔ مجھے جلسہ سالانہ پر بعض دوستوں نے بتایا تھا۔ کہ ہم نے آپ کی تحریک پر ضرورت سے زیادہ گندم محفوظ کی ہوئی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ جماعت ہائے احمدیہ لائل پور۔ سرگودھا (اس ضلع نے پہلے بھی کافی گندم مہیا کی ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء) منٹگمری۔ ملتان شیخوپورہ کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ ماہ اپریل ۱۹۴۳ء (نئی گندم کے نکلنے کے وقت) تک کے خرچ کے مطابق گندم رکھ کر باقی گندم کا اندازہ کرکے مجھے اطلاع دیں۔ اور قیمت کا بھی۔ نیز جو خرچ وہاں سے قادیان لانے کا ریل کا پڑتا ہو۔ تا کہ اگر خرچ مناسب ہو تو گندم کے منگوانے کا انتظام کیا جا سکے۔

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حدیث نبوی سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک نئی دلیل

عن عائشۃ انہا قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ مُرُوا ابابکر یصلی بالناس قالت عائشۃ قلتُ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمُرْ عُمَرَ فلیصل بالناس فقالت قلتُ لحفصۃ قولی لہ ان ابابکر اذا قام فی مقامک لم یسمع الناس من البکاء فمر عمر فلیصل بالناس ففعلت حفصۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مہ۔ انکن لانتن لصواحب یوسف مُرُوا ابابکر فلیصل بالناس۔

ترجمہ:۔ حضرت عائشہؓ نے ایک مجلس میں کہا، کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جس بیماری سے فوت ہوئے، اسی ایک دن دوران علالت میں فرمایا کہ ابوبکر کو کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہؓ نے (مجلس میں) کہا، کہ میں نے حضور علیہ السلام سے عرض کیا۔ کہ حضور ابوبکر تو بہت رقیق القلب انسان ہے۔ جب وہ آپ کے مقام پر کھڑے ہوں گے تو رونے لگ جائیں گے۔ اور اس طرح لوگ ان کی قرأت نہ سن سکیں گے۔ آپ عمر کو حکم دیجئے۔ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ حضرت عائشہ نے یہی بات کہنے کے لئے حضرت حفصہ کو بھی کہا۔ چنانچہ حفصہ نے بھی کہا کہ حضور ابوبکر رقیق القلب انسان ہیں۔ وہ لوگوں کو نماز نہیں پڑھا سکیں گے۔ آپ عمرؓ کو حکم دیجئے، کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔ ان کے (حفصہ) کہنے پر حضور علیہ السلام نے خفا ہو کر فرمایا کہ یقیناً تم تو یوسف والی عورتیں ہو۔ ابوبکر کو کہو وہ لوگوں کو نماز پڑھائے۔

تشریح:۔ اس حدیث کو ہمارے طالب علموں۔ اور دیگر ایسے لوگوں کو جنہیں مناظرہ و مباحثہ سے واسطہ رہتا ہے ذہن نشین رکھنا چاہیئے۔ یہ حدیث بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایک روشن دلیل ہے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ تو مخالف سب سے اہم اعتراض یہ کیا کرتے ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے موعود مسیح کے لئے ابن مریم ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ اور ساتھ ہی وہ یہ بھی کہا کرتے ہیں۔ کہ اس پیشگوئی میں مثیل و مشابہ کا ذکر نہیں، چنانچہ وہ حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً ہے اس حدیث کو پیش کر کے غیر احمدی معترضین اعتراض کیا کرتے ہیں، کہ اس پیشگوئی میں حضور علیہ السلام نے بغیر حرف تشبیہ کے صاف طور سے ابن مریم کے الفاظ فرمائے ہیں۔ اور یہ امر ظاہر ہے، کہ مرزا صاحب ابن مریم نہیں اس لئے ہم ان کے دعاوی پر کیسے ایمان لائیں۔ ان کا یہ اعتراض حقیقت سے دور ہے۔ بلاغت کی رو سے حروف تشبیہ یا ادات تشبیہ کے سوا بھی عزت کو بیّن طور سے بیان کیا جا سکتا ہے۔ اور مثال کے لئے حروف کاف (ک) لانے کی ضرورت نہیں، مثلاً ایک شخص جو بہت سخاوت کرتا ہے۔ اس کی جامع و واضح تعریف یوں ہو سکتی ہے۔ کہ فلاں قاضی یا جج تو نوشیرواں وقت ہے۔ اسی طرح امام ابوحنیفہ کے ایک شاگرد ابویوسف (جو کہ معاملات فتاویٰ کی وجہ سے مشہور ہیں) کو ابویوسف ابوحنیفہ کہا جاتا ہے۔ یعنی ابویوسف اپنے استاد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بعینہٖ ابوحنیفہ معلوم ہوتے ہیں۔ دیکھو یہاں مثال تشبیہ بیان کرتے ہوئے ابویوسف کا نی حنیفہ نہیں کہتے بلکہ ابویوسفؒ ابوحنیفہ کہتے ہیں۔ پھر ہم اس کی تائید مزید کے لئے آج کے سبق میں سے حضور علیہ السلام کے اس فرمان انکن لانتن لصواحب یوسف کو پیش کرتے ہیں۔ اس سے بہتر طریق فیصلہ اور کیا ہو سکتا ہے، کہ حضور علیہ السلام کا ایک فرمان دوسرے فرمان کی تصدیق کرے حضور علیہ السلام نے ابوبکر کو نماز پڑھانے کے متعلق فرمایا تھا۔ حضرت عائشہ و حفصہ نے روک ڈالدی۔ اور حضرت عمر کا نام پیش کیا، لیکن حضور علیہ السلام نے بار بار یہی فرمایا مروا ابابکر فلیصل بالناس، جب ازواج نے بار بار حضور علیہ السلام کو اپنے عزم سے ہٹانا چاہا۔ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا انکن لانتن لصواحب یوسف یعنی تم تو یوسف والی عورتیں ہو۔ جنہوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے عزم سے پھسلانا چاہا تھا۔ اس فرمان رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انکن لانتن لصواحب یوسف کو ہم ان مخالفین احمدیت کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ کہ حضور علیہ السلام نے ازواج کو ان عورتوں سے بغیر کسی حرف تشبیہ یا کسی ادات و مثل کے تشبیہ دی، جو کہ دو ہزار سال پہلے مر کر خاک ہو چکی تھیں۔ اور آپ کا یہ فرمان پانچ تاکیدات کے ساتھ محکم و اہم ہو گیا ہے۔ پہلی تاکید انّ کی دوسری تاکید کُنَّ کی تیسری تاکید انتنّ کے لام تاکید کی۔ چوتھی تاکید انتُنَّ کی۔ پانچویں تاکید لصواحب میں لام تاکید کی۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا عزم تھا۔ کہ میں زلیخا کے پھندے میں نہ پھنسوں۔ تو زلیخا کی سہیلیوں نے حضرت یوسف علیہ السلام کو ورغلانا چاہا۔ بعینہٖ حضور علیہ السلام کا بھی ایک عزم تھا۔ کہ ابوبکر ہی نماز پڑھائیں۔ ازواج نے اس خوشی میں روک ڈالی۔ تو اس وقت حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ انکن لانتن لصواحب یوسف۔ یعنی تم تو یوسف والی عورتیں ہو۔

ہم ان غیر احمدی مخالفین سے سوال کرتے ہیں۔ کہ کیا حضور علیہ السلام نے ازواج کو بغیر حرف تشبیہ ادات تشبیہ مثل۔ حذف کر کے ان عورتوں سے تشبیہ نہیں دی۔ جو کہ دو ہزار قبل ہو چکی تھیں۔ اگر دی۔ اور یقیناً دی۔ تو کیوں نہ مانا جائے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً میں بھی آپ نے بغیر کسی حرف تشبیہ ادات تشبیہ مثل و حذف کر کے ایسے موعود شخص کے لئے پیشگوئی فرمائی ہو جو کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی صفات سے متصف ہو اور آپ کا مطلب ان الفاظ سے یہ ہے، کہ جو امتیازی نشانات حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کی زندگی کے ہیں انہیں نشانات کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام متصف ہیں اگر حضرت مسیح ناصری علیہ السلام حضرت موسٰی علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے تو مسیح محمدی بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں مبعوث ہوئے۔ جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام صاحب جلال و شکوہ و سلطنت نہ تھے۔ مسیح محمدی بھی صاحب جلال و حکومت ہو کر نہیں آئے جیسے حضرت مسیح ناصری علیہ السلام دلائل و بینات کے ساتھ مبعوث کئے گئے۔ ویسے ہی مسیح محمدی بھی دلائل و بینات کے ساتھ مبعوث ہو گا وغیرہ وغیرہ انہی عظیم الشان مشابہتوں کے ہوتے ہوئے حضور علیہ السلام کا یہ فرمان کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً اس امر کو روز روشن کی طرح آشکار کرتا ہے کہ آپ کے اس فرمان میں ابن مریم کے الفاظ کا واحد مطلب یہی ہے۔ کہ آنے والا موعود مسیح اسی قسم کی صفات اپنے اندر رکھے گا۔ جن صفات سے ابن مریم متصف تھے اور آپ نے جس طرح حرف تشبیہ وغیرہ لائے بغیر جیسے ازواج کو انکن لانتن لصواحب یوسف فرما کر دو ہزار سال پہلے گزر چکی عورتوں سے تشبیہ دی تھی۔ بعینہٖ موعود مسیح کے نزول کے متعلق پیشگوئی فرماتے ہوئے بغیر حرف تشبیہ وغیرہ کے فرمایا۔ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً۔

اللھم صل علی محمد وبارک وسلم انک حمید مجید۔

ذکر حبیب علیہ السلام

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف قادیان

(سلسلہ کے واسطے دیکھو الفضل جلد ۲۹۔ نمبر ۱۹۷۔ مورخہ ۲۶ اگست ۱۹۴۱ء)

(۱۸) ۱۹۰۵ء کا واقعہ ہے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری دفعہ دہلی تشریف لے گئے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اہل بیت اور رفقاء کے واسطے کھانا پکوانے کا انتظام حضرت میر قاسم علی صاحب کے سپرد ہوا۔ جو اس وقت دہلی میں مقیم تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مٹھی بھر روپے میر صاحب کے سپرد کئے۔ تاکہ وہ سب اشیاء خرید کریں۔ اور کھانے کا انتظام کریں۔ جب وہ روپے ختم ہو گئے۔ تو میر صاحب نے بڑی احتیاط کے ساتھ تمام حساب خرید اجناس اور دیگر اخراجات کا ایک کاغذ پر لکھ کر حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور علیہ السلام نے وہ کاغذ لے کر بغیر پڑھنے کے چاک کر دیا۔ اور فرمایا میر صاحب میں حساب لینے کے واسطے نہیں آیا۔ اگر آپ کو بہت احتیاط کا خیال ہے۔ تو جو روپیہ میں دیتا ہوں۔ اس کو ایک الگ کھیسہ میں ڈال دیا کریں۔ اور اس میں سے خرچ کرتے رہیں۔ اور اپنی کوئی رقم اس کھیسہ میں نہ رکھیں۔ اور جب وہ رقم خرچ ہو جائے۔ تو اور لے لیا کریں۔ یہ فرما کر مزید اخراجات کے واسطے اور رقم میر صاحب کے سپرد کر دی۔

مفتی محمد صادق۔

اشاعت اسلام کیلئے الوصیۃ کا آسمانی نظام

غیر مبایعین کا اس سے کھلا انحراف اور صریح گریز

(۱)

بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا سے اپنی وفات کے قریب ہونے کی خبر پا کر دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ الوصیت تحریر فرمایا۔ حضور اس رسالہ میں اپنی بعثت کا مقصد۔ اور سلسلۂ احمدیہ کے قیام کی غرض اور اس کا مستقبل ان شاندار الفاظ میں ذکر فرماتے ہیں کہ :-

(۱) "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے"

(۲) "خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے" (ص ۱۹)

اس اہم مقصد کے پورا کرنے کیلئے وحی آسمانی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بہشتی مقبرہ کے متعلق عظیم الشان بشارتیں دیں۔ اور اس میں داخل ہونے والوں کیلئے نظام وصیت مقرر کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضور وصیت کے شرائط کی تفصیل کے بعد ضمیمہ میں ۶ جنوری ۱۹۰۶ء کو تحریر فرماتے ہیں :-

"بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزریگا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضاً۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانیوالے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالیٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی" (ص ۲۸)

جماعت احمدیہ کی طرف سے اس انتظام کی پابندی اور وصایا کی ابتداء ۱۹۰۶ء سے شروع ہوئی۔ مارچ ۱۹۱۴ء تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ خلافت ثانیہ یعنی عہد فاروقی کے آغاز میں ہی "راستبازوں کی سبقت" اور "منافقوں کی پردہ دری" کا ظہور شروع ہو گیا۔ چنانچہ کشاں کشاں غیر مبایعین نے اس آسمانی نظام سے بالکل منہ پھیر لیا۔ اور بہشتی مقبرہ پر تمسخر کرنے لگ گئے

(۲)

غیر مبایعین میں شامل ہونے والوں نے ۳۰ اپریل ۱۹۱۴ء کے پیغام صلح سے "منسوخی وصیت متعلقہ مقبرہ بہشتی" کا سلسلہ شروع کیا۔ اور چند دنوں کے بعد عام اعلان کر دیا گیا کہ :-

"ان لوگوں کو بھی جن کے رشتہ داروں اور قریبیوں نے اپنی جائیدادیں صرف اشاعت اسلام کے لئے اس انجمن کے سپرد وصیت کے طور پر کی ہوئی ہیں مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ وہ ان جائیدادوں کی خود حفاظت کریں" (پیغام صلح ۲۸ مئی ۱۹۱۴ء ص ۳)

اس اعلان میں جائیدادوں پر قبضہ کرنے کی جو ہدایت دی گئی ہے۔ اس کا باعث یہ تھا کہ غیر مبایعین نے اصلی مقبرہ بہشتی کے مقابل اس کے متصل ایک نیا مقبرہ بنانے کی اسکیم تیار کر لی تھی۔ جو مندرجہ ذیل الفاظ سے ظاہر ہے کہ :-

"ہم خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب کے (جو حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے بڑے صاحبزادے ہیں) خاص طور پر مشکور ہیں۔ کہ انہوں نے ہم کو اپنے حصہ میں سے مقبرہ بہشتی کے متصل زمین اس غرض کیلئے عنایت کر دی ہے۔ کہ ہم مرنے کے بعد قادیان میں مقبرہ بہشتی میں جگہ پا سکیں" (پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۱۴ء)

گویا مسجد نبوی کے مقابل مسجد ضرار بنانے کی تجویز کی گئی تھی۔ مگر کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے زیادہ دیر نہ گزری۔ کہ غیر مبایعین کی یہ سکیم ملیا میٹ ہو گئی۔ بلکہ بعد ازاں جناب خان بہادر مرزا سلطان احمد صاحب سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے دست مبارک پر بیعت کر کے داخل سلسلہ ہو گئے۔ غیر مبایعین نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ مقبرہ بہشتی کے لئے وصیتوں کو خود منسوخ کر دیا۔ اور جو مقبرہ بہشتی انہوں نے خود بنانا چاہا اسے خدا تعالیٰ نے روک دیا۔ سچ ہے ھمّوا بما لم ینالوا۔

(۳)

رسالہ الوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ "نبیوں اور رسولوں" کے لئے دو قدرتیں ظاہر کرتا رہا ہے (۱) اول نبیوں کے ہاتھ سے ان کے زمانہ میں (۲) دوم نبیوں کی وفات کے بعد جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے وقت میں ہوا۔ اس سنت کو تفصیلاً بیان کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں کہ :- "سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے" (الوصیت ص ۵-۶)

اس اقتباس سے روز روشن کی طرح فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام زمرۂ انبیاء میں ہیں۔ اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت جاری رہے گا۔ یہ امر رسالہ الوصیت کے بعد جماعت احمدیہ کے ذہنوں میں جس طرح راسخ تھا۔ اس کا پتہ اس بے ساختہ جواب سے لگتا ہے۔ جو حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے امریکہ کے انگریزوں کے سوال میں ۷ اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں قادیان میں دیا۔ اور اخبار الحکم میں اسی وقت شائع ہو گیا لکھا ہے

"کھانا کھانے کے میز پر بیٹھے ہوئے انہوں نے حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ایک سوال کیا کہ مرزا صاحب کی وفات کے بعد کیا ہو گا؟ جس کا جواب مفتی صاحب موصوف نے یوں دیا کہ آپؑ کی وفات کے بعد وہ ہو گا جو خدا کو منظور ہو گا اور جو ہمیشہ انبیاء کی وفات کے بعد ہوا کرتا ہے" (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۲ کالم اول)

افسوس کہ ۱۹۱۴ء میں غیر مبایعین نے ایک طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا انکار کر دیا اور دوسری طرف چھ سال تک خلافت ماننے کے بعد سلسلہ احمدیہ میں خلافت کے منکر ہو بیٹھے ہیں۔ کیا یہ الوصیت کے آسمانی نظام سے صریح انحراف نہیں؟

(۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا کہ :-

"میری نسبت اور میرے اہل و عیال کی نسبت خدا تعالیٰ نے استثناء رکھا ہے۔ باقی ہر ایک مرد ہو یا عورت۔ ان کو شرائط کی پابندی لازم ہو گی۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہو گا" (الوصیت ص ۲۶)

اس خدائی استثناء کے معنے یہ ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ اور حضور کے اہل و عیال یقیناً جنتی ہیں۔ انہیں وصیت کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان کو غیر جنتی کہنے والا یا اس استثناء پر اعتراض کرنے والا منافق ہے۔ غیر مبایعین اگر خدا ترسی سے کام لیں۔ تو بات نہایت واضح ہے ان کے اکابر نے محض "شکایت" نہیں کی۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہل و عیال کے متعلق خطرناک اور ناپاک پروپیگنڈا کیا۔ اور ایسا کرنیوالوں کو ہمیشہ گراں قدر رقوم دیں۔ جو اشاعت اسلام کے نام پر لاہور میں جمع کی جاتی ہیں۔ چنانچہ غیر مبایعین کے معزز رکن جناب خان بہادر محمد صادق صاحب جنرل سیکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے اپنی کھلی چٹھی میں مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے لکھا کہ

"آپ نے خلیفہ صاحب قادیان کے خلاف الزامات کی تشہیر میں ہمیشہ اخلاقی اور مالی مدد کی ہے رقم بلا تفصیل جو مدد حکیم عبد العزیز کو آپ کی طرف سے اس کام کے لئے دی جاتی رہی اس سے آپ حلفاً کبھی انکار نہیں کر سکتے۔ اس کے مقابل اعلانات میں آپ جھوٹ بولتے ہیں کہ آپ نے کبھی ایسا نہیں کیا"

اس چٹھی کو شائع ہوئے ایک سال ہونے کو آیا مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس کی تردید کی جرأت تک نہیں کی غیر مبایعین کا یہ طریق عمل صاف بتا رہا ہے کہ وہ الوصیۃ کے آسمانی نظام کے درپے تخریب ہیں۔

(۵)

اس آسمانی نظام کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مرکز قرار دیا حضور تحریر فرماتے ہیں :-

"یہ ضروری ہو گا کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے کیونکہ خدا نے اس مقام کو برکت دی ہے" (الوصیۃ ص ۱۵)

اکابر غیر مبایعین نے جب چاہا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کو تبدیل کریں تو انہوں نے کہنا شروع کر دیا کہ :-

"لاہور مختلف مذاہب کا مرکز ہے اور یہاں سب قسم کے لوگ موجود ہیں اسلئے ایک مذہبی کانفرنس کیواسطے یہی جگہ زیادہ موزوں ہے۔ آخر حضرت مسیح موعودؑ کے یہاں وفات پانے سے کچھ خصوصیت تو اسے بھی ملنی چاہیئے" (پیغام صلح ۱۰ مارچ ۱۹۱۴ء)

اس اعلان کے چند دن بعد مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں نے قادیان کو چھوڑ کر لاہور کو مرکز بنا لیا اور اس طرح الوصیۃ کی صریح خلاف ورزی کی۔

(۶)

غیر مبایعین کو مسلّم ہے کہ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ :- "حضرت صاحب نے جو فیصلہ جس امر میں کر دیا ہے اس کے خلاف نہ کہو نہ کرو۔ ورنہ احمدی نہ ہوگے" (پیغام صلح ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء) لیکن باینہمہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح فیصلوں کی عمداً خلاف ورزی کی۔ ان کے خلاف کہا اور انکے خلاف کیا۔ اس سلسلہ میں ہم جناب مولوی محمد علی صاحب کا اپنا اقرار پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنی جماعت یعنی غیر مبایعین اور اپنے متعلق فرمایا کہ :-

"جماعت (غیر مبایعین) نے الوصیۃ کے عملی حصہ کو اختیار کرنے میں کمزوری دکھلائی اور اس کی وجہ سے خود کمزور ہو گئی اس بارہ میں سب سے زیادہ قصور وار وہ شخص ہے جو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہے۔ گناہ کے اس احساس کیساتھ جو کہ ایک بدترین گناہگار کو ہو سکتا ہے۔ میں اس قصور اور کوتاہی کا اقرار کرتا ہوں کہ سب سے زیادہ کمزوری میں نے دکھلائی ہے" (۳)

(پیغام صلح ۴ جنوری ۱۹۳۷ء ص ۸)

(۳) مولوی محمد علی صاحب کا یہ بیان کسی تواضع اور خاکساری کی وجہ سے نہیں بلکہ یہ ایک امر واقعہ کا بیان ہے۔ مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی الوصیۃ کی صریح خلاف ورزی کرنے کے باعث فی الواقعہ "بدترین گناہگار" ہیں

آپ مندرجہ ذیل اچھی آمدنی دینے والے فنون میں سے اپنی پسند کے مطابق کوئی فن سیکھ سکتے ہیں۔

فنون کی فہرست

آرمیچر وائنڈر	مل رائٹ
رنو بائیسر	مولڈر
بلڈر اٹنڈنٹ	پینٹر
بائلر میکر	پیٹرن میکر
راج	پلمبر
بڑھئی	ریڈیو میکینک
ڈرافٹسمین	ریویٹر
ڈرلر	روڈ ڈرائیور
الیکٹریشین	سروئیر
الیکٹریکل فٹر	ٹیکسٹائل ریفیوز
انجن ڈرائیور (تیل)	ٹول میکر
انجن ڈرائیور (بھاپ)	ٹرنر
انجن آرٹفسر	تانبہ وٹین ساز
فٹر	اپہولسٹرہ
گرائنڈر	وکلنسٹ
انسٹرومنٹ میکنگ	ولڈر
لائنسمین	وائرلیس آپریٹر
شیٹ	وائرمین
مستری	

ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کا معیار زندگی اونچا رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ روزگار کے نئے نئے راستے جلد ڈھونڈے جائیں ہندوستان محض زرعی ملک کی حیثیت سے اپنی آبادی کی ضروریات پوری نہیں کرسکتا ہمیں تیز رفتاری کیساتھ صنعتی ترقی کرنی ہوگی۔ موجودہ جنگ سے ہندوستانی صنعت کو غیر معمولی فروغ پہنچا ہے۔ اور یقین ہے۔ کہ جنگ کے بعد صنعتی ترقی کی رفتار اور بھی بڑھ جائیگی۔ لیکن یاد رکھیئے کوئی ملک صنعتی ترقی نہیں کرسکتا جب تک اس میں تربیت یافتہ کاریگر کافی تعداد میں موجود نہ ہوں حکومت ہند نے جنگی ضروریات کے پیش نظر ۱۷ سال سے ۴۰ سال کی عمر تک کے ہندوستانی نوجوانوں کی بڑی تعداد کو صنعتی اور فنی تعلیم دینے کا انتظام کیا ہوا ہے۔

اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھائیے

کام سیکھنے والے نوجوانوں کو انجنیئری کے مختلف پیشوں میں مفت (جنکی فہرست بازو میں دی گئی ہے) ٹریننگ دی جاتی ہے۔ کام سکھانے کے لئے ہندوستان اور انگلستان کے ماہر اور تجربہ کار کاریگر مقرر ہیں۔ جو چند مہینوں میں (ایک سال کے اندر اندر) آپ کو باقاعدہ ٹریننگ دے کر اچھی قابلیت کا کاریگر بنا دیتے ہیں۔ کام سیکھنے کے زمانہ میں ہر آدمی کو اگر وہ میٹرک پاس ہو تو ۲۹ روپے سے لیکر ۳۱ روپے ماہوار تک اور میٹرک نہ ہو تو ۲۴ روپے سے لیکر ۲۶ روپے ماہوار تک سرکاری وظیفہ ملتا ہے اگر میٹرک پاس نوجوان سرویر ڈرافٹسمین انسٹرومنٹ میکینک۔ وائرلیس آپریٹر یا ریڈیو میکینک کا کام سیکھنے کیلئے منتخب کرلئے جائیں۔ تو انہیں ۴۵ روپے ماہوار وظیفہ دیا جاتا ہے۔ سال کے اندر اندر امتحان پاس کرلینے پر سامان جنگ تیار کرنے والے کارخانوں یا آرڈیننس فیکٹریوں میں معقول تنخواہ پر ملازمت مل جاتی ہے۔ خوش قسمت اور ہونہار نوجوان جو بحری۔ بری یا ہوائی افواج کے اندر بطور کاریگر کام کرنے کے لئے چنے جاتے ہیں۔ انہیں زیادہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اور ان کے لئے ترقی کرنے کے مواقع بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ جو نوجوان سمندر پار جاتے ہیں۔ انہیں اور بھی زیادہ تنخواہ اور الاؤنس ملتے ہیں۔ اور انہیں ترقی بھی بہت جلد دی جاتی ہے۔ جنگ کے بعد بھی ٹیکنیشین (تربیت یافتہ کاریگر) بہت معقول روزگار حاصل کرسکیں گے۔ ہندوستان کی صنعت جنگ کے بعد بہت جلد پھیلے گی۔ اور ترقی کریگی۔ اس وقت ان کاریگروں کی بہت مانگ ہوگی۔ اور انہیں بہت اچھی تنخواہیں ملیں گے۔

ہندوستان کو زیادہ کاریگروں کی ضرورت ہے

اپنے اور اپنے ملک کے مستقبل کو شاندار بنانے کیلئے فوراً حکومت ہند (محکمہ لیبر) کی ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم میں شامل ہوئیے۔ مزید تفصیلات اور داخلہ کا فارم اس پتہ پر کارڈ لکھکر مفت حاصل کیجئے۔

لاہور:۔ دی پراونشل پبلسٹی آفیسر سیکشن ۳ ٹیکنیکل ٹریننگ اسکیم بلڈیو منشن ایبٹ روڈ لاہور
پشاور:۔ دی سکرٹری ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ (سیکشن ۳) صوبہ سرحد پشاور

حکومتِ ہند (محکمہ لیبر) ٹکنیکل ٹریننگ اسکیم

JOB. NO. CPU 96 SIZE 13"X3 COLS.

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

دہلی ۲۷ جنوری۔ انڈین کمانڈ کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اراکان کے محاذ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یکشنبہ کی رات کو برطانی طیاروں نے پاؤانگ جانیوالی سڑک پر بمباری کی۔ اور بہت نیچے اتر کر مشین گنوں سے گولیاں چلائیں۔ دریائے یالو میں رائل انڈین نیوی کے ایک جہاز کا تصادم دشمن کے جہاز سے ہوا۔ جسمیں جاپانی سپاہی بھرے ہوئے تھے۔ ہندوستانی جہاز نے اسے غرق کر دیا۔ دشمن کے پچاس سپاہی ڈوب گئے دو انڈین افسر بھی زخمی ہوئے۔ برطانی طیاروں نے شوابو کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا۔ اراکان کے ساحل کیساتھ ساتھ دشمن کی گاڑیوں پر حملے کئے۔ ہے ہو کے ہوائی اڈہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ ان سب حملوں کے بعد صرف ایک طیارہ واپس نہ آسکا دشمن کی طرف سے برطانی علاقہ پر حملہ کی کوئی خبر نہیں آئی۔

قاہرہ ۲۶ جنوری۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ آٹھویں فوج نے ٹریپولی سے ۲۵ میل کے فاصلہ پر زاویہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ برطانی طیارے زوارا کے قریب بڑھتے ہوئے دشمن پر حملے کئے۔ بندرگاہ میں کھڑے ہوئے ایک جہاز کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ سسلی اور ٹیونیشیا کے درمیان دشمن کی سپلائی لائن پر بھی حملے کئے گئے۔ سب ہوائی جہاز سلامت واپس آ گئے۔ ٹریپولی کی بندرگاہ کی مرمت بڑی تیزی سے کی جا رہی ہے۔ شہر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ٹیونس میں برطانی فوج کے بائیں بازو پر فرانسیسی دستے برابر بڑھ رہے ہیں۔ چند روز ہوئے انہوں نے مرڈو پر قبضہ کیا تھا۔ اور اب وہاں سے سو میل آگے نکل گئے ہیں۔ امریکن دستوں نے میکناسی کے مقام پر دشمن کی بعض چوکیوں پر حملے کئے۔ یہ جگہ مراط لائن سے پچاس میل شمال مغرب میں ہے جو ہفتہ گذشتہ جمعہ کو ختم ہوا۔ اسمیں دشمن کے ۲۸ طیارے برباد کئے گئے۔ اور ستر کو نقصان پہنچایا گیا۔ جب سے لڑائی شروع ہوئی ہے۔ ٹیونس میں دشمن کے ۲۲۲ طیارے برباد اور ۱۵۹ کو نقصان پہنچایا جا چکا ہے۔ ۱۰۰ اتحادی طیاروں کا بھی نقصان ہوا۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ وشی ریڈیو سے اعلان کیا گیا ہے کہ بندرگاہ مارسیلز کے علاقہ میں مارشل لا نافذ کر دیا گیا ہے۔ اس علاقہ کا انخلاء مکمل ہو چکا ہے۔

ماسکو ۲۶ جنوری۔ روسی فوجیں کاکیشیا میں برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اور کئی مزید مقامات پر قبضہ کر چکی ہیں۔ راسٹوف جانیوالی سڑک پر جانیوالی روسی فوج اب اس فوج سے مل گئی ہے۔ جو سٹالین گراڈ سے بحیرہ ازوف کی طرف جانیوالی ریلوے لائن کے ساتھ ساتھ بڑھ رہی ہے۔ ڈان کے محاذ پر بھی کئی اہم مقامات پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔ روسی طیارے دشمن پر شدید حملے کر رہے ہیں۔

دہلی ۲۶ جنوری۔ مسٹر روزویلٹ کے نمائندہ مسٹر ولیم فلپس نے آج وائسرائے کی کونسل کے لیبر ممبر ڈاکٹر امبیدکار سے ملاقات کی۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ جنرل میکارتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ رباؤل میں جاپانی جہازوں پر پھر سخت حملہ کیا گیا۔ یہ گذشتہ نو روز میں ساتواں حملہ تھا۔ نیو جارجیا کے جزیرہ پر بھی حملے کئے گئے۔ دو ہزار ٹن کے ایک جہاز کو نشانہ بنایا گیا جس کے ٹکڑے اڑ گئے۔

لاہور ۲۶ جنوری۔ پنجاب گورنمنٹ نے اس حکم کو منسوخ کر دیا ہے۔ جس کی رو سے دس سیر تک گندم رکھنا جائز تھا۔ اب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے لائسنس لینا ضروری ہوگا۔

انقرہ ۲۵ جنوری۔ روس کی صورت حالات کے متعلق ترکی کے جرمن سفیر نے ایک غیر جانبدار اخبار نویس کو بتایا کہ گیارھویں صدی کے بعد آج تک جرمن فوجیں ایسی مشکل صورت حالات سے دوچار نہیں ہوئیں۔

نئی دہلی ۲۵ جنوری۔ آج مسٹر این۔ آر۔ سرکار کامرس ممبر نے پریس کانفرنس میں کہا کہ حکومت ہند کو توقع ہے کنٹرول کے ہٹ جانے سے جلد ہی ان علاقوں کیلئے گندم خریدی جا سکے گی جن میں اس کی قلت ہے۔ گندم کے ذخیرے جمع کرنے والوں کیلئے برے دن آنیوالے ہیں۔ ذخیرے جمع کرنیوالوں کا سٹاک ضبط کر لیا جائیگا اور کوئی معاوضہ نہیں دیا جائیگا۔ نئی سکیم کے مطابق نہ صرف پنجاب بلکہ بہاولپور اور پٹیالہ وغیرہ کی ریاستوں سے بھی گندم کے آنے کی امید ہے۔ حکومت ہند منڈی کے روزمرہ نرخوں پر ہی گندم خریدے گی خواہ وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں۔ لیکن ممکن ہے کہ تقسیم کے سلسلہ میں کوئی راشن سکیم جاری کی جائے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ گورنمنٹ سندھ نے اعلان کیا ہے کہ اس نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ صوبہ کے اندر تمام خوردنی اشیاء کی قیمتوں پر کنٹرول کرنے کی اپنی مقررہ پالیسی پر قائم ہے اسلئے سندھ کے مختلف حصوں میں قیمتوں پر کنٹرول کے احکام بدستور جاری رہیں گے۔

کراچی ۲۵ جنوری۔ سرکاری طور پر اطلاع ملی ہے کہ آسٹریلیا سے گورنمنٹ آف انڈیا جو گندم منگوا رہی ہے اسکی مقدار غالباً دو لاکھ ٹن ہوگی۔ اس گندم میں سے ۵۰ ہزار ٹن گندم صوبہ سندھ کے لئے مخصوص کی جائے گی۔

مانٹریال ۲۶ جنوری کینیڈا کے بحری بیڑہ کے چیف آف سٹاف نے ایک بیان میں کہا کہ ہمارے پاس یہ باور کرنے کے لئے کافی وجوہات ہیں کہ جرمنی کی آبدوزوں کی طاقت بڑھ رہی ہے۔ آپ نے کینیڈا کو انتباہ دیا کہ آئندہ بہار میں سینٹ لارنس میں جرمن آبدوزوں کے حملوں کی تجدید کا امکان ہے اور زبردست پیمانہ پر عام آبدوز جنگ کا بھی امکان ہے۔ آپ نے آٹھ تباہ کن جہازوں کی تکمیل کا اعلان کیا۔

کلکتہ ۲۵ جنوری۔ کاغذ کی کھپت میں کمی لانے کیلئے سرکاری دفتروں کو ہدایت دی گئی ہے کہ وہ جمع اور تفریق وغیرہ کرنے کے لئے سلیٹیں استعمال کریں۔

ماسکو ۲۵ جنوری۔ سوویٹ ہائی کمانڈ کا ایک اعلان نیم شبی مظہر ہے کہ ۲۳ جنوری کو ختم ہونیوالے ہفتہ میں فضائی معرکوں میں دشمن کے ۱۶۲ طیارے تباہ کر دیئے گئے۔ اسی ہفتہ میں روس کے ۵۷ طیارے تباہ ہوئے۔

لنڈن ۲۵ جنوری۔ وشی کی فرانسیسی پولیس نے مارسیلز میں چھ ہزار اشخاص گرفتار کر لئے ہیں۔ گرفتاریاں شہر کے تحفظ کے آرڈر کے ماتحت عمل میں لائی گئی ہیں۔ گرفتاریوں سے پہلے تلاشیوں کیلئے چھاپے مارے گئے۔ شہر میں ایک ہزار ہوٹلوں کے بار بند کر دیئے گئے۔

لاہور ۲۵ جنوری۔ گندم پر کنٹرول ہٹنے کا ابھی اعلان ہی ہوا ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے باقاعدہ حکم جاری نہیں کیا کہ دکانداروں نے گندم کا آٹا بیحد مہنگا کر دیا ہے۔ آج شہر کے کئی حصوں میں اکثر دکاندار روپیہ کا تین تین سیر آٹا بیچتے رہے۔

چنگ کنگ ۲۵ جنوری۔ چینی فوجی ہیڈ کوارٹروں میں ایک فوجی ترجمان نے یہ انکشاف کیا کہ جاپانی بحرالکاہل میں بڑے بڑے تیرنے والے جزیرے استعمال کر رہے ہیں جو بانسوں کے بنے ہوئے ہیں۔ یہ جزیرے اسقدر بڑے اور محفوظ ہوتے ہیں کہ ان پر ہوائی جہاز اور فوجیں آسانی سے اتاری جا سکتی ہیں۔ ان کو ایندھن کے اڈوں کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے۔

قاہرہ ۲۷ جنوری۔ ٹریپولی میں اعلان کیا گیا ہے کہ جنگ کے خاتمہ کے بعد اس ملک کی قسمت کا فیصلہ اتحادی کرینگے۔ فی الحال ڈاکخانوں۔ تارگھروں۔ ٹیلیفون آفسوں بنکوں وغیرہ پر پہرہ لگا دیا گیا ہے۔ فیسسٹ لیڈر نظربند کر دئے گئے ہیں۔ سکولوں میں فیسسٹ خیالات کی تعلیم روک دی گئی ہے۔ بنکوں میں ان کا سرمایہ ضبط اور کلب بند کر دئے گئے ہیں۔ اطالوی عدالتیں فوجی نگرانی میں کام کرینگی۔ لوگوں کیلئے کھانے پینے اور ادویہ کا خاص انتظام کیا جائیگا۔ صنعتوں کو ترقی دی جائیگی۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ آئرلینڈ میں مقیم امریکن فوجوں کے نام ایک پیغام میں مسٹر روزویلٹ نے کہا۔ کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم دفاعی پوزیشن کو ترک کر کے پورے زور کے ساتھ جارحانہ اقدام اٹھائیں۔

ماسکو ۲۶ جنوری۔ سٹالین گراڈ اور اس کے سامنے جو ۲۲ ڈویژن جرمن فوج تھی۔ اس میں سے اب صرف ۱۲ ہزار باقی ہے۔ دس روز ہوئے جب جرمن فوجوں نے ہتھیار ڈالنے سے انکار کیا۔ تو انکی تعداد ۸۰ ہزار تھی ان میں سے ۴۰ ہزار ماری جا چکی ہے ۲۸ ہزار پکڑی گئی۔ اور باقی صرف ۱۲ ہزار ہے جس کا چند روز میں صفایا کر دیا جائیگا۔ ان دس ایام میں ۲۴۹ ٹینک ۱۴ ہزار توپیں ۳۹ ہزار رائفلیں اور بہت سا دوسرا سامان روسیوں کے ہاتھ آیا ہے۔ فواہم سٹیشنوں پر روسی قبضہ کر چکے ہیں۔ اور سب طرف سے گاڑیاں آنے جانے لگی ہیں۔ سٹالین گراڈ کی لڑائی اب ختم ہونیوالی ہے۔ گوبلز کے نمائندہ نے کل کہا کہ جرمنی کی چھٹی فوج نہایت نازک حالت میں لڑ رہی ہے۔ ہٹلر نے کہا تھا کہ ۱۴ ستمبر ۱۹۴۲ء کو اس شہر پر ہمارا قبضہ ہو جائیگا۔ ۲۰ نومبر کو جرمن اسمیں داخل ہونے لگے۔ شمالی کاکیشیا میں اب روسی کوبان کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جنوری۔ مسٹر روزویلٹ اور مسٹر چرچل کاسابلانکا شمالی افریقہ میں ملے۔ اور ۱۹۴۳ء کی جنگ کے متعلق معین فیصلے کئے۔ اسپر کل دس دن صرف ہوئے۔ دونوں کے چیف آف سٹاف ہمراہ تھے۔ مسیو سٹالین مصروفیت کی وجہ سے نہ آ سکے۔ مگر انکو اور مارشل چیانگ کائی شیک کو ہر بات سے آگاہ کیا گیا۔ جنرل جیراڈ اور جنرل ڈیگال بھی شامل تھے۔ ان دونوں نے ملکر دشمن کے مقابلہ کا اعلان کیا ہے۔ جنرل ڈیگال لنڈن آ گئے ہیں۔ مسٹر چرچل

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ رحمت اللہ خان شاکر